REGD. No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

فون ۲۹۷۹ — جمعرات ۱۵ ذوالحجہ ۱۳۶۹ھ — قیمت ۱ آنہ

جلد ۳۸/۴	۲۸ تبوک ۱۳۲۹ ہش — ۲۸ ستمبر ۱۹۵۰ء	نمبر ۲۲۲

اخبار احمدیہ

رتن باغ لاہور۔ ۲۷ ستمبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کھانسی کی تکلیف پہلے سے کم ہو رہی ہے لیکن آج ضعف کی شکایت ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں فرمائیں۔

رتن باغ لاہور۔ ۲۷ ستمبر۔ حضرت اماں جان اطال اللہ بقاءہا کے سر میں درد ہے۔ عام طبیعت خراب ہے۔ احباب اماں جان کی صحت کاملہ کیلئے دعائیں فرمائیں۔

رتن باغ لاہور۔ ۲۷ ستمبر۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خان کی طبیعت آج بھی خدا کے فضل سے اچھی رہی۔ شام کے وقت نسبتاً کمزوری ہو جاتی ہے۔ احباب موصوف کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

ولادت ۔ برادرم مکرم چودھری اعجاز نصر اللہ خاں صاحب بی۔ اے۔ (واقف زندگی) نائب ناظر امور عامہ کو اللہ تعالیٰ نے ۲۵ ماہ رواں کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ نومولود مکرم چودھری اسد اللہ خاں صاحب بیرسٹر لاہور کا پہلا پوتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نووارد کو نیک اور لمبی زندگی عطا فرمائے اور اپنے خاندان و سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے ایک نافع اور بابرکت وجود بنائے۔ آمین! (ثاقب زیروی)

سیئول کے دو تہائی حصے کو کمیونسٹ تسلط سے پاک کر دیا گیا

کوریا کا محاذ جنگ۔ ۲۷ ستمبر۔ آج اتحادی فوجوں نے سیئول کے دو تہائی حصے کو کمیونسٹوں کے تسلط سے پاک کر دیا۔ اور جہاں کہیں مختلف پاکٹوں میں کمیونسٹ فوجی موجود ہیں ان کو گھیرے میں لیا جا رہا ہے۔ آج سیئول کے امریکی سفارت خانے پر امریکی جھنڈا بھی لہرا دیا گیا۔ ابھی تک قونصل پر امریکیوں کا قبضہ نہیں ہوا۔ مشرقی ساحل پر جنوبی کوریا کی فوجوں نے شاندار پیش قدمی کی ہے۔ اور وہ ۲۶ میل آگے بڑھ گئی ہیں۔ اور کمیونسٹ فوجوں کو ۳۵ میل تک دھکیل دیا گیا ہے۔ دوسری طرف سیئول کے ۴۵ میل جنوب میں امریکی فوجیں جنوب مشرقی محاذ پر اپنے مورچے مضبوط کر رہی ہیں جن سے شمالی کوریا کی تین ڈویژنوں کی کاٹ کر نرغے میں لینے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

نیویارک۔ ۲۷ ستمبر۔ ایک اور اطلاع کے مطابق اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی جمعے کے دن اس تجویز پر غور کرے گی۔ کہ شمالی اور جنوبی کوریا کو ایک کرنے کے لئے اقوام متحدہ کی زیر نگرانی وہاں جلد عام انتخابات کر دئے جائیں۔

کانگرس ہائی کمان میں پھوٹ

نئی دہلی۔ ۲۷ ستمبر۔ پنڈت نہرو کی قرارداد کو پاس کر دینے کے باوجود کانگرس ہائی کمان اور ٹنڈن کے اختلافات دور نہیں ہو سکے اور پھوٹ بدستور ہے پنڈت نہرو نے مجلس عاملہ کی رکنیت سے انکار کر دیا ہے۔ آج مسٹر ٹنڈن نے پنڈت نہرو، مسٹر پٹیل۔ شری راجگوپال اچاریہ اور مولانا ابوالکلام آزاد سے ملاقات کی۔

واشنگٹن۔ ۲۷ ستمبر۔ ایک اطلاع کے مطابق جولائی کے مہینے میں پاکستان نے امریکہ سے ۲۹ لاکھ ڈالر کا سامان منگوایا جبکہ جون میں ۴۲ لاکھ کا مال منگوایا تھا۔ اس کے برعکس امریکہ نے اس عرصہ میں پاکستان سے زیادہ مال منگوایا

بالائی قبائلی علاقے حکومت سرحد کے تسلط میں

نتھیا گلی۔ ۲۷ ستمبر۔ آج نتھیا گلی میں سرحد اسمبلی کا چار روزہ اجلاس شروع ہوا۔ سب سے پہلے اسمبلی نے ایک قرارداد پاس کی جس میں خان لیاقت کے اس فیصلے کو سراہا گیا۔ جس کی رو سے بالائی قبائل کے علاقے صوبائی حکومت کے تسلط میں دے دئے گئے ہیں۔ ان علاقوں میں امب اور پھلورا کی ریاستیں بھی شامل ہیں۔ خان قیوم نے بتایا کہ اس امر کا فیصلہ ایبٹ آباد میں ہوا تھا۔ آپ نے ان علاقوں کے عوام کو یقین دلایا۔ کہ حکومت سرحد ان کی خوشحالی اور بہبود کی ہر طرح ضامن رہے گی۔ اسمبلی نے آج پانچ بل پاس کئے جن میں ایک بل ویریز مرہونہ اراضی کو اصل مالکوں کو واپس کرنے کے متعلق تھا۔

انڈونیشیا اقوام متحدہ کا رکن بن گیا!

نیویارک۔ ۲۷ ستمبر۔ کل سلامتی کونسل نے انڈونیشیا کی اقوام متحدہ کی رکنیت کی درخواست منظور کر لی۔ یہ پہلا موقع تھا۔ کہ روس اور مغربی طاقتوں نے مل کر کسی مسئلے پر ووٹ دیا۔ اب جنرل اسمبلی آخری منظوری دے گی۔ انڈونیشیا اقوام متحدہ کا ۶۰واں ممبر ملک ہو گا۔

سیلاب کی حالت سدھر رہی ہے!

کراچی۔ ۲۷ ستمبر۔ پنجاب میں سیلاب کی عام حالت سدھر رہی ہے۔ لیکن سکھر میں پانی برابر چڑھ رہا ہے۔ چنانچہ ہر قسم کی احتیاطی تدابیر عمل میں لائی جا رہی ہیں۔ ملتان میں عوام کو حالات سے باخبر رکھنے اور رہنے کیلئے حکومت نے ہنگامی طور پر دس وائرلیس سیٹ لگا دئے ہیں۔

برصغیر ہندو پاکستان کا سب سے بڑا ٹیوب ویل

کوئٹہ ۲۷ ستمبر۔ کل گورنر جنرل پاکستان الحاج خواجہ ناظم الدین نے بلوچستان میں برصغیر ہندو پاکستان کے سب سے بڑے ٹیوب ویل کا افتتاح کیا۔ اس ٹیوب ویل پر بارہ لاکھ روپیہ خرچ آیا ہے۔ اس سے چھ ہزار رقبہ سیراب ہو سکے گا۔

حکومت کابل کو انتباہ

لورالائی۔ ۲۷ ستمبر۔ گورنر جنرل پاکستان نے کل یہاں قبائلیوں کے ایک جرگے کو بھی خطاب کیا جس میں حکومت کابل کو خبردار کیا۔ کہ اس کا اینٹی پاکستان پراپیگنڈا فضول اور بے کار ہے۔ کیونکہ پاکستانی قبائل اس ڈھونگ کو خوب سمجھتے ہیں۔ آپ نے کہا پاکستان۔ افغانستان سے برادرانہ تعلقات ہی رکھنا چاہتا ہے۔ لیکن اس شرط پر کہ حکومت کابل بھی اس جذبے پر لبیک کہے!

غلام محمد کا عزم طہران

لنڈن۔ ۲۷ ستمبر۔ پاکستان کے وزیر خزانہ جمعہ کے روز لنڈن سے طہران کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ آپ وہاں بین الاقوامی اقتصادی کانفرنس کے دوسرے سالانہ اجلاس میں شرکت کے لئے جا رہے ہیں۔ جو ۲ اکتوبر کو شروع ہو رہا ہے۔

نزدیک و دور سے!

دمشق ۔ ۲۷ ستمبر۔ ایرانی وزیر مختار نے یہاں ایک بیان میں اس امر کی تردید کی کہ ان کی حکومت اسرائیل سے کوئی تجارتی معاہدہ کر رہی ہے۔ آپ نے بتایا کہ پچھلے دنوں اسرائیلی غیر سرکاری وفد نے بعض اشیاء خریدنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن وہ ناکام رہا۔

طہران ۔ ۲۷ ستمبر۔ ہونے والی اسلامی اقتصادی کانفرنس کے سلسلے میں طہران میں ہماہمی بڑھ رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ کانفرنس کے ۱۹۵۱ء کے اجلاس کے لئے مصر نے قاہرہ میں انعقاد کی خواہش ظاہر کی ہے اور ۱۹۵۲ء کے لئے ترکی نے استنبول کی۔

پشاور ۔ ۲۷ ستمبر۔ صوبہ سرحد میں اب بیروزگاری زوال پذیر ہے۔ ماہ اگست کے دوران میں دو ہزار امیدواروں میں سے سات سو افراد کو روزگار دلائے گئے۔ (سٹار نیوز ایجنسی)

لنڈن ۔ ۲۷ ستمبر۔ کل یہاں سیلون اور مصر میں فضائی معاہدہ پر دستخط ہو گئے۔ معاہدے پر مصر کی طرف سے مصری سفیر اور سیلونی ہائی کمشنر نے دستخط کئے۔ (سٹار)

واشنگٹن ۔ ۲۷ ستمبر۔ پیکنگ میں مقیم ہندوستانی سفیر نے چینی کمونسٹ لیڈر ماؤزے تنگ کو ایک مراسلہ دیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ اگر اس نے کوریا۔ فارموسا اور ہند چینی میں فوجی مداخلت کی تو ہندوستان سلامتی کونسل میں حصول نشست کے لئے اس کی مخالفت کرے گا۔

قاہرہ ۔ ۲۷ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مصری حکومت اڑھائی لاکھ ٹن گندم پاکستان۔ روس سا امریکہ اور شام سے خرید رہی ہے۔ (سٹار نیوز ایجنسی)

بغداد ۔ ۲۷ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ عراق اور عراقی پٹرولیم کمپنی میں تیل کے متعلق بات چیت جلد ہی لنڈن میں شروع ہونے والی ہے (سٹار)

تجارتی معاہدات کی توثیق

کراچی۔ ۲۷ ستمبر۔ آج حکومت پاکستان نے پولینڈ۔ آسٹریا اور مصر کے ان تجارتی معاہدوں کی توثیق کر دی۔ جو سرکاری وفد نے اپنے حالیہ دورے میں ان ممالک میں جا کر کئے تھے۔

کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج — لاہور

انٹرویو

اس کالج کی ایم بی بی ایس کلاس کے سال اول میں داخلہ کے لئے امیدواروں کو فرداً فرداً اطلاع دی گئی تھی کہ ۲۵ ماہ حال کو انٹرویو ہو گا اب سیلاب سے پیدا شدہ صورت حال کو پیش نظر رکھتے ہوئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو امیدوار اس تاریخ کو انٹرویو کے لئے حاضر نہیں ہو سکے ان کا انٹرویو پرنسپل صاحب ۹ اکتوبر ۱۹۵۰ء کو ۱۲½ بجے اپنے دفتر میں لیں گے۔ دفتر کالج کی عمارت میں پٹیالہ بلاک میں ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۴ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

پاکستان کا مستقبل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

از مکرم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

پاکستان کا مستقبل نہایت ہی شاندار ہو سکتا ہے اگر مختلف سیاسی اعضاء کے درمیان یک جہتی پیدا ہو اور جس اساس پر مرحوم قائداعظم اور ان کی رہنمائی میں مسلم لیگ نے اب تک کام کیا ہے وہ اساس قائم رکھی جائے یہ اساس اس اصل پر قائم تھی کہ تمام مسلمان اپنے فرقہ وارانہ مخصوص مذہبی اختلافات کو یک طرف رکھتے ہوئے اتحاد و اتفاق اور یک جہتی کے ساتھ کام کریں اسی نظریہ پر مسلم لیگ کا پلیٹ فارم کھڑا کیا گیا اور اسی یکجہتی کی بدولت پاکستان کے قیام میں ہمیں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ ابھی پاکستان کو قائم ہوئے تین سال نہیں ہوئے کہ چند ایک خود غرض پارٹیاں اس کے اندر پیدا ہو گئی ہیں جس سے مسلم لیگ کے اندر انشقاق رونما ہو گیا ہے۔ ایک دوسرے کو پچھاڑنے کے لئے سر توڑ کوششیں ہو رہی ہیں۔ ایک دوسرے کو سچے جھوٹے الزامات سے متہم گردانا جاتا ہے اور ہر ایک یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اقتدار صالح کا وہی اہل ہے۔ اگر وہ برسر اقتدار آئے تو قوم کے لئے ان کی تخریب دیجور کو نہار منیر کر دے گا۔

ان اختلافات کے پیچھے قومی اور ملی خدمت کا جذبہ بہت ہی کم پایا جاتا ہے اور یہ علامت کسی اچھے مستقبل کا پیش خیمہ نہیں۔ اس لئے اس کا تدارک کرنا نہایت ضروری ہے تاکہ پاکستان کے شاندار مستقبل کو قریب تر لانے میں مدد ملے۔ اس وقت سب سے بڑا ہتھیار جو مخالف پارٹیوں کی طرف سے وزراء اور دیگر حکام کیخلاف چلایا جا رہا ہے یہ ہے کہ وہ اپنے فرائض کو دیانتداری سے ادا نہیں کر رہے۔ یوں تو الزام ایک حد تک مبالغہ آمیز ہے۔ جو نقائص ہمیں حکومت کی مشینری میں نظر آ رہے ہیں اس کے متعلق یہ نہیں دیکھا جاتا کہ ان کا اصلی ذمہ دار کون ہے۔ اور بیماری کی تشخیص کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ موجودہ نقائص کو دور کرنیکا کام ایک دو سال سے تعلق نہیں رکھتا بیماری مزمن ہے اور اس کا علاج صبر و تحمل اور خلوص نیت اور لمبی جدوجہد کا محتاج ہے۔ ہماری حکومت کا جو ڈھانچہ برسرکار ہے وہ انگریزی حکومت کا قائم کردہ ڈھانچہ ہی ہے اور نظام حکومت چلانے والوں کی تربیت وہی سابقہ سکولوں اور کالجوں کی تربیت ہے جو انگریزی روح زوال سے منتفع ہے جس کا اثر ہمارے ہیولیٰ کے ذرہ ذرہ میں ساری ہے اور اثر ہماری کیانِ حیات میں اتنا گہرا ہے کہ اگر ہم اس کو کسی فوری طریق سے مٹانا بھی چاہیں تو موجودہ حالات میں ممکن نہیں۔ ہم اسوقت اپنے میں سے جس گروہ کو بھی نظام حکومت کو چلانے کے لئے منتخب کرینگے وہ جس طرح اپنی اس برطانوی تربیت سے متاثر ہونے کی وجہ سے موجودہ نقائص کی اب ذمہ دار ہے اسی طرح اگر کوئی دوسرا گروہ اس کی جگہ پر قائم ہوگا تو وہ یا اسی قسم کا ہوگا یا اپنی کورانہ اور متعصبانہ ذہنیت اور سوء تربیت کیوجہ سے بدتر حالات پیدا کر دیگا۔ اور اس وجہ سے جو کشمکش شروع ہوگی وہ حکومت کی مشینری کو شل کر دے گی۔

ہم اپنے نظام کی حکومت کو چلانے کے لئے اپنے ماحول سے باہر کسی اچھے عنصر کو لا نہیں سکتے اسوقت سارا جہان ظہر الفساد فی البر والبحر کا مصداق بنا ہوا ہے۔ جب سارا ماحول ہی بگڑا ہوا ہو تو اس سے یہ توقع رکھنا کہ یکایک اچھے عنصر پیدا ہو جائیں۔ یہ سنت اللہ کے خلاف ہے۔ اصلاح اور ترقی تدریجی ہوتی ہے صرف آنحضرت صلعم ہی کے زمانہ میں یہ خارق عادت معجزہ ظہور میں آیا کہ پچیس تیس سال کے عرصہ میں ہی ضیا ریز آفتاب عالم خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیرت انگیز روحانی تاثیر کے ماتحت جاہل فاسد عرب کی دنیا کچھ کا کچھ بن گئی اور دیکھتے دیکھتے عرب کی کایا بدل گئی۔

یہ معجزہ نہ کبھی پہلے ہوا اور نہ اب امید ہے پس اراکین نظام حکومت پاکستان سے یہ توقع رکھنا کہ وہ دو تین سال کے عرصہ میں ہی تمام توقعات کو یکایک پورا کر دیں ایک ناممکن بات کی آرزو رکھنا ہے۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ یہ مختلف احزاب جو کہ اپنی قابلیت اور لیاقت اور پبلک کی خیر خواہی کا دم بھر رہے ہیں وہ پاکستان کے مسلمانوں سے بڑے خوشکن وعدے کر رہے ہیں۔ وہ عملی طور میں ہماری توقعات سے پورے اتریں گے کیونکہ ہیولیٰ سبھی کا تقریباً ایک قسم کی سرشت رکھتا ہے جب ایسے حالات ہوں تو سوائے ہمدردانہ تعاون کے اور کوئی راہ نجات نہیں۔ اسوقت جو حالات ہیں۔ ان کے ماتحت جس کے ہاتھ میں بھی حکومت کی باگ ڈور آئے گی وہ ضرور غلطی کرے گا۔ اور مطعون ہوگا۔ غلطیوں کی اصلاح یہ نہیں کہ تم پرے ہٹو اور مجھے جگہ دو۔ ایسے کئی ہٹے اور کئی آئے مگر عنانِ حکومت سنبھالتے ہی صورت سیرت کچھ ایسی خوشگوار نہ تھی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک ہی قسم کے تربیتی ماحول اور فضا میں جنم لیا اور نشوونما پائی تھی۔ ایسے حالات میں یہ سوال مفید نتیجہ ثابت کرنیوالا نہیں کہ فلاں، فلاں سے بُرا ہے یا اچھا۔ بلکہ ضرورت یہ ہے کہ ایک طرف تربیت صالحہ کی صالح بنیاد ڈالی جائے اور دوسری طرف جو لوگ اسوقت سیاست کو چلانے کے لئے منتخب کئے جا چکے ہیں ان کے ساتھ ایسے طور سے تعاون کیا جائے جو ان کے کام کو صلاحیت کا جامہ پہنانے والا ہو نیک مشورہ اور انتقاد حسن سے غلطیوں میں ان کی رہنمائی کی جائے نہ کہ انہیں نااہل ظاہر کر کے اپنی اہلیت کا دعوےٰ کیا جائے جس قسم کی اہلیت ہم سب رکھتے ہیں وہ مخفی نہیں اچھے برے نانواں و تنومند اگر مل جلکر مشترک غرض حاصل کرنے کی کوشش کریں گے تو اچھا نتیجہ حاصل کرنیکی قوی امید ہو گی۔ لیکن اگر وہ ایک دوسرے سے دست و گریباں ہونگے تو تھوڑی بہت طاقت جو عمل صالح کی ان میں ہوگی وہ اپنی ہی تباہی پر خرچ ہو گی۔ یہ پھوٹ اور سر پھٹول کبھی اچھا نتیجہ پیدا نہیں کر سکتی۔ اس وقت پنجاب مسلم لیگ کے اندر کچھ عناصر اور اس کے باہر کچھ عناصر کسی امید افزا صورت حالات کو پیدا کرنے والے نہیں۔ شر انگیز انتقاد اندر اور باہر کام کر رہا ہے کہا جاتا ہے کہ پاکستان کیا بنا وہ پلیدستان ہی رہا بلکہ اس سے بھی بدتر حالت ہے۔ زناکاری ہے کثرت شراب خوری ہے۔ قمار بازی ہے چور بازاری ہے عریانی ہے ناچ و رنگینیاں ہیں دلدادگانِ سینما و فلم سٹارز کی کثرت ہے رشوت ستانی زوروں پر ہے۔ اسلامی شعائر کی صریح ہتک ہے۔ اکثریت بے نماز ہے عیاری اور مکاری ہے۔ مقدمہ بازی ہے بھوک و ننگ ہے۔ غرض جو بھی صورتِ حال ہے مایوس کن ہے۔ یہ وہ اعتراضات ہیں جن کا نشانہ موجودہ حکومت کو بنایا جا رہا ہے اور مطالبہ کیا جاتا ہے کہ قیادتِ صالح خاکساروں کے سپرد کی جائے یا جماعت اسلامی کے یا عوامی نمائندگان کے یا احراری ٹولہ کے سب کچھ آناً فاناً اصلاح پذیر ہو جائے گا مگر کبھی یہ بھی غور کیا گیا کہ مذکورہ بالا فساد کی ذمہ دار آیا حکومت پاکستان ہے جس کو وجود میں آئے ابھی تین سال نہیں ہوئے اور جس کے سامنے وجود میں آتے ہی مشکلات کے پہاڑ کھڑے ہو گئے۔ جنکا فوری دور کرنا قیام پاکستان کے لئے ازبس ضروری تھا۔ ان کی طرف سے ایک لمحہ توجہ ہٹانا ناممکن تھا۔ ان مشکلات میں سے ہجرت کا ہی ایک سوال اتنا مشکل ترین تھا کہ جس کا حل معمولی نہ تھا اور پھر ہندوستان کی سیاسی مخالفانہ سرگرمیاں ریاست کشمیر، جوناگڑھ اور حیدرآباد سے متعلقہ مہمات اور اقتصادی بدحالی کا سنبھالنا اور اسی طرح بین الاقوامی معاملات میں الجھنا یہ اور اسی قسم کی دیگر اہم ملکی ضروریات جن کی تفصیل بہت لمبی ہے ان سے حکومت اگر اپنی توجہ پھیر لیتی تو تمام خونچکاں کارزار رائیگاں اور پاکستان کا وجود خواب پریشان ہو جاتا۔ اگر ذرا انصاف سے موجودہ حکومت پاکستان کی تفصیلی کوششوں کو دیکھا جائے جو اس نے مسئلہ ضروریات زندگی کی بحالی میں اس قلیل عرصہ میں کی ہیں تو یقیناً تسلیم کرنا پڑے گا کہ ارکان حکومت بیدار مغزی سے اپنے اہم اور ضروری فرائض کے سرانجام دینے کی طرف متوجہ ہیں۔ فساد اخلاق کی اصلاح کا فوری مطالبہ جو کیا جا رہا ہے اول تو اس فساد کے زیادہ تر ذمہ وار خود افراد ہیں اور پھر ان کی نوعیت ایسی ہے کہ وہ اتنی اصلاح کے لئے ایک وقت چاہتی ہے ایک صالح ماحول اور صالح زمین کی محتاج ہے۔ جب تک وہ پیدا نہ کی جائیں ایسی اصلاح کے متعلق توقعات فوری نہیں ہو سکتیں مثلاً مسکرات پر قانوناً پابندی عائد کی گئی ہے اور شراب نوشی قانوناً ممنوع قرار دی جا چکی ہے۔ ایک مسلمان کے لئے تو وہ پہلے بھی حرام تھی حکومت بھی کسی کو پہلے اس کے لئے مجبور نہ کرتی تھی مگر پینے والے باوجود اس کے خوب پیتے تھے اور پھر اب جبکہ حکومت نے بھی اسے ممنوع قرار دیا ہے۔ پولیس جس کے ذریعہ سے نگرانی اور اخذ و مواخذہ عمل میں لایا جاتا ہے وہ جیسی ہے سبھی جانتے ہیں ایسے حالات میں جب خود مسلمان حرام کاری اور حرام خوری کو چھوڑنے کے لئے تیار نہ ہوں اور پھر اس کے انسداد کے لئے جس قسم کے نگران موجود ہوں ایسے حالات میں حکومت پر الزام دھرنا کہ اس فساد کی وہ ذمہ دار ہے قید و بند سے وہ ان کی اصلاح کیوں نہیں کرتی موجودہ حالات فاسدہ میں بے شک ایک مستحسن امر کا مطالبہ ہے۔ مگر اس کے فوراً پورا ہونے کی توقع رکھنا نہ درست ہے اور نہ حکومت کو اسکے لئے ملزم گرداننا انصاف۔ اور فرض کریں کہ سرقہ یعنی چوری کی سزا قطع ید موجودہ حالت میں جاری کر دی جائے تو حکومت کے وہ کارکن جو از قسم مجسٹریٹ اور دیگر حکام ہیں ان میں سے ایک معتدبہ حصہ اور پبلک میں سے ایک بیشتر حصہ ہاتھ کٹا ہوا ہوگا اور کیا ہی عجیب منظر یہ خیابانِ پاکستان پیش کر رہا ہوگا

آنحضرت صلعم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کرام کے زمانہ کی اصلاح کے ساتھ قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔

وہاں زمین اور ماحول جدا اور اس کے عوامل و اسباب بالکل خارق عادت تھے فساد زدہ زمین کو اور دل و دماغ کو روح القدس کی تربیت سے تیار کیا گیا تھا اور پھر جاکر وہ خارق عادت معجزہ ظہور میں آیا جس کی مثال نہیں۔ یہاں اس قسم کی اصلاح کا مطالبہ میکینکل ذرائع سے الگ حالات کے ماحول میں کیا جاتا ہے۔ ایسا مطالبہ تو فی زمانہ درست ہے اور ہمیں ضرور کرنا چاہیئے اور حکومت کو اصلاح اخلاق کی طرف تربیتی وسائل کی اصلاح و ترقی کے ذریعہ سے متوجہ ہونا چاہیئے مگر یہ توقع رکھنا کہ دو تین سال کے عرصہ میں یہ معجزہ نما تغیر آناً فاناً ہو جانا چاہیئے تھا اگر ایسی توقعات پورا کرنے کا مطالبہ کرنیوالوں کے سپرد ہی یہ اصلاحی پروگرام کی تنفیذ کی جائے تو خود ان کے لئے بھی ناممکن ہے کہ وہ اسے فوراً پورا کر سکیں۔

یہ حصہ مضمون مزید تفصیل چاہتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا ایک محکوم شخص نبی نہیں بن سکتا؟

کیا صرف نبی کا لڑکا ہی نبوت کا انعام پا سکتا ہے؟

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے

ایک دوست محمد منیر صاحب قلعہ گوجر سنگھ لاہور سے دریافت کرتے ہیں کہ:-

(۱) کوئی ایسا شخص جو کسی حکومت کا غلام ہو نبی نہیں ہو سکتا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام حکومت انگریزی کے غلام تھے پھر وہ کس طرح نبی بن گئے؟

(۲) نبوت صرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لڑکوں کو ہی مل سکتی تھی۔ لیکن آپ کا کوئی لڑکا بھی زندہ نہ رہا۔ اس لئے کوئی اور شخص کس طرح نبی بن سکتا ہے؟

پہلے سوال کا مختصر جواب یہ ہے کہ اوّل تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی کے غلام نہیں تھے۔ بلکہ صرف سیاسی لحاظ سے حکومت انگریزی کے محکوم تھے۔ اور محکوم اور غلام میں بھاری فرق ہوتا ہے۔ دوسرے یہ دعوےٰ سراسر باطل اور بے دلیل ہے کہ ایک محکوم شخص نبی نہیں بن سکتا۔ مدعی کا فرض ہے کہ پہلے اپنے دعوے کی دلیل پیش کرے۔ اس کے بعد اس کے جواب کے مطالبہ کا حق پیدا ہوتا ہے۔ تیسرے قرآن اور حدیث اور تاریخ سے ثابت ہے کہ کئی نبی ایسے گزرے ہیں جو سیاسی لحاظ سے غیر حکومتوں کے محکوم تھے۔ مگر باوجود اس کے خدا تعالیٰ نے انہیں نبوت کے انعام سے نوازا۔ مثلاً حضرت موسےٰ علیہ السلام مصر کے کافر بادشاہ فرعون کی رعایا تھے۔ چنانچہ خود حضرت موسےٰ فرعون سے فرماتے ہیں کہ عبّدت بنی اسرائیل یعنی "تو نے میری قوم بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے"۔ (سورہ شعرا آیت ۲۳) اسی طرح حضرت یوسف علیہ السلام بھی مصر کے بادشاہ کے ماتحت تھے۔ چنانچہ قرآن شریف فرماتا ہے کذالک کدنا لیوسف ما کان لیاخذ اخاہ فی دین الملک (سورہ یوسف آیت ۷۷) "یعنی یوسفؑ کے لئے یہ ممکن نہیں تھا کہ وہ مصر کے بادشاہ کی حکومت کے ماتحت اپنے بھائی کو اپنے پاس روک سکے۔ مگر ہم نے خود اس کے لئے اس کام کی تدبیر پیدا کی"۔ اسی طرح حضرت عیسےٰ علیہ السلام بھی فلسطین کی رومی حکومت کے ماتحت تھے چنانچہ وہ خود فرماتے ہیں کہ جو "قیصر کا ہے قیصر کو دو (یعنی ٹیکس اور سیاسی اطاعت) اور جو خدا کا ہے (یعنی چندہ اور روحانی اطاعت) خدا کو ادا کرو"۔ (مرقس باب ۱۲ آیت ۱۳) پس اگر یہ انبیاء کرام ایک غیر حکومت کے ماتحت رہتے ہوئے نبی بن سکتے تھے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام انگریزوں کی حکومت کے اندر رہتے ہوئے کیوں نبی نہیں بن سکتے تھے؟ خدا نے تو نبوت کے انعام کے لئے صرف اس قدر اعلان فرمایا ہے کہ اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ (سورۂ انعام آیت ۱۲۵) "یعنی یہ بات صرف خدا ہی جانتا ہے کہ نبوت کے منصب پر کون شخص فائز ہونا چاہیئے۔ اور خدا جسے چاہتا ہے نبی بنا دیتا ہے"۔ اس کے علاوہ باقی سب دعوے باطل اور بے دلیل ہیں۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ چونکہ نبوت کا حق صرف بیٹے کو ہو سکتا ہے اس لئے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کوئی فرزند زندہ ہی نہ رہا جسے نبوت ملتی۔ تو اس کے بعد اور کسی کو کیا حق ہو سکتا ہے؟ سو اس سوال کا اصولی جواب بھی اوپر ہی کی قرآنی آیت میں آجاتا ہے جہاں خدا فرماتا ہے کہ نبوت کے انعام کا فیصلہ کرنا صرف ہمارا کام ہے۔ پس جب نبوت کا فیصلہ صرف خدا کی رائے اور خدا کے انتخاب پر ہے تو یہ دعوےٰ کرنا کہ نبوت صرف بیٹے کو مل سکتی ہے ایک بالکل باطل دعوےٰ ہے جس کی کوئی سند نہیں۔ کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا باپ نبی تھا جس کی وجہ سے انہیں نبوت ملی؟ اور کیا حضرت موسےٰ علیہ السلام کا باپ نبی تھا جس کا ورثہ حضرت موسےٰ کو پہنچا؟ پھر کیا سرور کائنات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے والد عبداللہ نبی تھے؟ جن کی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نبوت کے انعام سے نوازا گیا؟ یہ سب جھوٹے خیالات اور باطل دعوے ہیں جن کی نہ تو قرآن شریف میں کوئی سند ہے اور نہ حدیث و تاریخ میں ہی ان کا کوئی ثبوت ملتا ہے۔ دوسری طرف اگر نبوت ورثہ میں پہنچتی ہے تو کیا حضرت نوحؑ کے بیٹے کو نبوت ملی۔ جس کے متعلق قرآن شریف فرماتا ہے کہ انہ عمل غیر صالح (سورۂ ہود آیت ۴۷) "یعنی وہ ایک غیر صالح انسان تھا" اور پھر کیا حضرت سلیمان کے بیٹے کو نبوت ملی۔ جس کے متعلق قرآن فرماتا ہے کہ ولقد فتنا سلیمان والقینا علی کرسیہ جسداً (سورۂ ص آیت ۳۵) "یعنی سلیمان کی حکومت اس فتنہ میں مبتلا ہوئی کہ سلیمان کا لڑکا صرف ایک بے جان جسم تھا جس کے اندر زندگی کی کوئی روح نہیں تھی"۔

حق یہ ہے کہ روحانی ورثہ کے معاملہ میں ہمارا حکیم و علیم خدا جسمانی رشتہ کے حق کو تسلیم ہی نہیں کرتا۔ نہ اوپر سے نیچے کی طرف اور نہ نیچے سے اوپر کی طرف۔ بلکہ اسے صرف ذاتی اوصاف پر مبنی قرار دیتا ہے۔ اگر ایک کافر یا مشرک باپ کا بیٹا روحانی ترقی کے رستہ پر گامزن ہوتا ہے۔ اور نبوت کے اوصاف کا جاذب بنتا ہے تو خدا اسے نبوت کے انعام سے سرفراز کر دیتا ہے۔ اور اس کا ایک غیر مومن باپ کا بیٹا ہونا اس کی ترقی میں ہرگز روک نہیں بنتا۔ اس کے مقابل پر اگر ایک نبی کا لڑکا روحانی انعاموں کا جاذب نہیں بنتا تو وہ ان انعاموں سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور اس کے باپ کا نبی ہونا اسے ہرگز ان انعاموں کا حقدار نہیں بنا سکتا۔ اور یہی اصول نبیوں کے بعد خلفاء کے تقرر میں بھی چلتا ہے۔

باقی رہا یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے فرزند ابراہیم کے متعلق فرمایا تھا کہ لو عاش ...... لکان صدیقاً نبیا۔ "یعنی اگر یہ بچہ زندہ رہتا تو وہ ایک صدیق نبی بنتا"۔ سو یہ بالکل درست ہے۔ مگر اس سے یہ کہاں ثابت ہوا کہ ہر نبی کا لڑکا یا نبی کا ہر لڑکا نبی بن سکتا ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے دوسرے بچوں (قاسم طاہر اور طیب) کے متعلق بھی ایسا فرماتے۔ مگر آپ نے اپنے ان بچوں کے متعلق ہرگز یہ الفاظ نہیں فرمائے۔ پس ثابت ہوا کہ یہ صرف ایک ذاتی اور انفرادی بات تھی جو حضرت ابراہیم کی ذات کو مدنظر رکھ کر فرمائی گئی۔ چونکہ ان کے اندر بالقوۃ طور پر وہ اوصاف موجود تھے جو نبوت کے انعام کے جاذب بنتے ہیں۔ اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق خدا سے علم پا کر فرمایا کہ اگر یہ بچہ زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔ لیکن اپنے کسی اور بچے کے متعلق ایسا نہیں فرمایا اسی طرح ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹوں حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت اسحاقؑ میں نبوت کا جوہر موجود تھا۔ اس لئے وہ نبی بنائے گئے مگر حضرت ابراہیمؑ کے باقی لڑکوں زمران اور یقسان اور مدیان وغیرہ کو ہرگز یہ انعام نہیں ملا۔ پھر حضرت اسحٰق کے بیٹے حضرت یعقوب میں نبوت کا جوہر موجود تھا۔ اس لئے انہیں نبوت ملی مگر حضرت اسحٰقؑ کے بڑے لڑکے عیسو کو یہ انعام نہیں ملا۔ پھر حضرت یعقوب کے چھوٹے لڑکے حضرت یوسفؑ کو نبوت حاصل ہوئی۔ مگر حضرت یعقوبؑ کے دوسرے گیارہ لڑکے اس انعام سے محروم رہے پھر حضرت داؤد کے فرزند حضرت سلیمان کو تو نبوت ملی۔ مگر حضرت سلیمان کے لڑکے کو یہ امتیاز حاصل نہیں ہوا بلکہ وہ الٹا جسد (یعنی بے جان جسم) کے نام کا مستحق قرار پایا۔ اور مزید انعام ملنا تو درکنار پہلے انعام کو بھی ہاتھ سے کھو بیٹھا۔

پس یہ دعویٰ بالکل باطل اور خلاف واقعہ ہے کہ نبوت ایک ورثہ کا انعام ہے۔ حق یہ ہے کہ نہ تو نبوت جسمانی ورثہ میں ملتی ہے اور نہ ہی نبوت کا ورثہ جسمانی لحاظ سے آگے چلتا ہے۔ پس جبکہ یہ دعویٰ ہی باطل اور قرآنی اور تاریخی شہادت کے سراسر خلاف ہے تو یہ اعتراض کس طرح ہو سکتا ہے کہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جسمانی لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لڑکے نہیں تھے اس لئے وہ کیونکر نبی بن گئے؟ سو وہ اسی طرح ہی بن گئے جس طرح کہ حضرت نوحؑ نبی بنے بغیر اس کے کہ ان کا باپ نبی تھا۔ اور جس طرح کہ حضرت ابراہیمؑ نبی بنے بغیر اس کے کہ ان کا باپ نبی تھا۔ اور جس طرح کہ حضرت موسٰی نبی بنے اور جس طرح کہ حضرت داؤدؑ نبی بنے اور جس طرح کہ حضرت عیسےٰؑ نبی بنے۔ ہاں روحانی لحاظ سے حضرت مسیح موعودؑ ضرور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند ہیں اور یہی وہ گہری حقیقت ہے جس کی طرف آیت ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین میں اشارہ کیا گیا ہے "یعنی گو محمد رسول اللہ صلعم جسمانی لحاظ سے کسی نرینہ بچے کے باپ نہیں مگر روحانی لحاظ سے وہ کروڑوں، اربوں مومنوں کے باپ ہیں۔ بلکہ آپؐ کے عظیم الشان روحانی فیض کی مہر تو آپ کی روحانی اولاد کیلئے نبوت تک کے انعام کا رستہ کھولتی ہے"۔

اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کر کے تو خصوصیت سے خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ انی معک یا ابن رسول اللہ "یعنی اے رسولِ خدا کے فرزند میں تیرے ساتھ ہوں" (تذکرہ صفحہ ۵۲۷) فافہم وتدبر۔ ولا تقف مالیس لک بہ علم۔

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ رتن باغ لاہور ۲۶-۹-۵۰

درخواست ہائے دعاء

(۱) عزیز رشید احمد صاحب کارکن الفضل کی اہلیہ چند دنوں سے مختلف عوارض سے بیمار ہے احباب اکرام و درویشانِ قادیان صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ محمد سلیم

(۲) خاکسار کی والدہ صاحبہ نیز خالہ صاحبہ متواتر بیمار چلے آرہے ہیں ہر دو کی صحت کاملہ و درازیٔ عمر کے لئے احباب اپنی مخصوص دعاؤں میں یاد فرمائیں۔ سید فضل عمر ککی واقف زندگی مبلغ سلسلہ احمدیہ

روایات حضرت بابا محمد حسن صاحب رضی اللہ عنہ

(از چوہدری عبدالستار صاحب بی اے۔ آنرز۔ ایل۔ ایل۔ بی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح اول کے ساتھ تعلق اخوت

فرمایا کہ۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب (خلیفہ اولؓ) نے مجھے ایک رقعہ لکھا کہ میں نے بڑے آدمی چھوڑ دیئے ہیں اور سب سے نچلے طبقہ کے آدمی بھی۔ میں متوسط الحال لوگوں سے جو نہ زیادہ امیر ہیں نہ زیادہ غریب دوستی پیدا کرنا چاہتا ہوں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خدا کے لئے دوستی لگاتا ہے وہ عرش کے سایہ کے نیچے ہوگا۔

میں نے جواب لکھا۔ کہ میں تو پہلے سے ہی آپ سے محبت رکھتا ہوں۔ اس وقت میری بیوی فوت ہوگئی ہوئی تھیں۔ میں ایک پیالہ دودھ کا بھرا ہوا حضرت مولوی صاحب کے پاس لے گیا۔ آپ بہت ہنسے اور فرمایا کہ یہ چاہتے ہیں کہ مجھے دودھ سے ہی سیر کردیں۔ آپ نے اس پیالہ سے تھوڑا سا دودھ پیا کیونکہ آپ کو دودھ ہضم نہ ہوتا تھا۔ پھر شاگردوں کو فرمایا کہ سب ایک ایک گھونٹ اس میں سے پیو۔ اس طرح پیالہ خالی کر کے مجھے دیدیا۔ میں نے اسی وقت سے یہ دعا شروع کر دی رَبِّ اغۡفِرۡلِیۡ وَلِاَخِیۡ وَاَدۡخِلۡنَا فِیۡ رَحۡمَتِکَ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ یعنی اے میرے رب مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے اور اپنی رحمت میں داخل کر اور تو سب رحمت کرنے والوں سے زیادہ رحمت کرنے والا ہے۔ یہ دعا میں بالالتزام پڑھتا رہتا ہوں۔ کیونکہ میں ان کی صحبت میں بہت رہا ہوں۔

قادیان نہ چھوڑنے کا عزم

فرمایا کہ مولوی محمد علی صاحب نے اخبار وطن لاہور کے ایڈیٹر کے ساتھ سمجھوتہ کیا کہ ہم ریویو آف ریلیجنز اردو کا دفتر لاہور لے آتے ہیں تم ہمارے رسالہ کی اشاعت کرو۔ ایڈیٹر اخبار وطن نے کہا کہ ہم اپنے خریداروں کو تمہارا رسالہ خریدنے کی تحریک کریں گے۔ بشرطیکہ اس رسالہ میں نہ مرزا صاحب کا نام لیا جائے اور نہ آپ کے دعاوی کا ذکر ہو اور نہ قادیان کا نام لکھا جاوے۔ میں اس وقت رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو کے دفتر میں دفتری کا کام کرتا تھا۔ میں سخت غمگین ہوا کہ یہ رسالہ لاہور چلا جائے گا۔ مگر میں لاہور نہیں جاؤں گا۔ پھر قادیان کیا کام کروں گا۔ مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اطلاع بھجوا دی حضور علیہ السلام مسجد مبارک میں تشریف لائے اور بیٹھ گئے۔ مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب نے وطن اخبار کے ایڈیٹر کے ساتھ گفتگو کا خلاصہ سنایا۔ حضور نے سن کر بڑے جوش سے فرمایا کہ:۔

ہم نے سوداگری اور تجارت کی غرض سے یہ رسالہ نہیں نکالا۔ ہم تو اپنا دعوٰے اس کے ذریعہ سے دنیا کے کناروں تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ ہم یہ رسالہ قادیان سے باہر کسی اور جگہ شائع ہونے کی اجازت نہیں دیتے۔

اس پر مولوی محمد علی صاحب خاموش ہو گئے۔ اور میرا دل بیحد خوش ہوا کہ خداتعالے نے میرا کام بنا دیا۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنا کوٹ بطور تبرک بھجوایا

فرمایا۔ ایک روز رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو کے دفتر میں چند آدمی آکر بیٹھ گئے اور آپس میں باتیں کرنے لگے کہ امیروں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑے بطور تبرک مل جاتے ہیں دوسروں کو نہیں ملتے۔ میں نے انہیں کہا یہ باتیں مجھے نہ سناؤ۔ میں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عاشق ہوں۔ اسی وقت میں نے ایک رقعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں لکھا کہ اوور کوٹ اتار کر درمیانہ کوٹ اگر مجھے عطا فرمائیں تو عین عنایت ہوگی۔ اوّل تبرک ہوگا۔ دوم سردی سے بچ جاؤں گا۔ میرا لڑکا رحمت علی رقعہ لے کر حضرت اقدس کی خدمت میں گیا۔ اس کو حضور نے فرمایا۔ کہ تھوڑی دیر تک ہم جواب دیتے ہیں۔ میرا لڑکا چلا آیا۔ حضور گھر تشریف لے گئے اور اپنا درمیانہ کوٹ اتار کر اور اس کا بنڈل بنا کر میر محمد اسحٰق صاحبؓ جو اس وقت چھوٹے بچے تھے ان کی بغل میں دے دیا اور فرمایا کہ۔ ریویو آف ریلیجنز اردو کے دفتر میں جاؤ اور یہ کوٹ محمد حسن صاحب دفتری کو دے کر کہو کہ کیا کوٹ پہنچ گیا۔

چنانچہ میر محمد اسحٰق صاحبؓ نے لاکر مجھے دیا میں نے عرض کیا کہ کوٹ پہنچ گیا۔

وہ آدمی ابھی وہاں بیٹھے تھے۔ میں نے کوٹ دکھلایا اور کہا کہ تم کہتے تھے کہ کپڑے صرف امیروں کو بطور تبرک دیئے جاتے ہیں۔ لو یہ حضرت اقدس نے مجھ غریب کو یہ کوٹ بطور تبرک مرحمت فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی کی سب سے پہلی جلد مرحمت فرمائی

فرمایا:۔ ایک روز رسالہ ریویو اردو کے دفتر میں بہت سے احباب آئے۔ اس وقت حقیقۃ الوحی چھپ کر تیار ہو رہی تھی۔ ان میں سے ایک کہنے لگا کہ میں اس کتاب کی سب سے پہلی جلد لوں گا خواہ اس کے لئے مجھے بیس۲۰ روپے کیوں نہ دینے پڑیں دوسرے نے کہا میں پہلی جلد کی۔ اس سے بھی زیادہ قیمت دوں گا۔ اسی طرح باقی احباب نے بھی کہا۔ میں یہ باتیں سن رہا تھا اور ایک رقعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں لکھ رہا تھا۔ اس رقعہ میں میں نے یہ بھی لکھ دیا کہ افسوس میرے پاس اس وقت ایک ہی روپیہ ہے۔ دل میرا بہت تڑپتا ہے کہ حقیقۃ الوحی کی پہلی کاپی میں لوں۔ یہ رقعہ میں نے حضرت اقدسؑ کی خدمت میں ایک لڑکے کے ذریعہ روانہ کیا اور ایک روپیہ بھی بھیج دیا دیگر احباب جو وہاں بیٹھے تھے ان کو اس رقعہ کے مضمون کا علم نہ تھا۔ حضرت اقدسؑ نے وہ رقعہ اپنے پاس رکھ لیا اور ایک اور کاغذ لے کر میر مہدی حسن صاحبؓ کو جو اس وقت حضور کی کتابوں کے منتظم تھے لکھا کہ میں نے محمد حسن صاحب سے حقیقۃ الوحی کی ایک کاپی کی قیمت وصول کر لی ہے ان کو پہلی جلد جاکر دے آؤ۔

میر مہدی حسن صاحب دفتر رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں آئے اور مجھے کہا کہ۔ خواہ قسم کھلاؤ خواہ میرا اعتبار کرو یہ پہلی جلد ہے۔ آپ کی طرف سے اس کی قیمت حضرت اقدسؑ نے وصول کر لی ہے۔ یہ دیکھ کر دیگر احباب حیران سے رہ گئے۔ اللہ اللہ! کیا بلند اخلاق اور شفقت تھی اس خدا کے پیارے محبوب کی جس کی نظیر سوائے مامور من اللہ کے دنیا پیش نہیں کر سکتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا سارا پس خوردہ بطور تبرک عنایت فرمایا

فرمایا۔ ایک روز میں رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو کے دفتر میں کام کر رہا تھا۔ چند احباب آئے اور دفتر میں بیٹھ گئے۔ باہم باتیں کرنے لگے اور کہنے لگے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کھانا بطور تبرک ہمیں نہیں ملتا۔ مجھے یقین تھا کہ جب میں لکھوں گا حضور تبرک بھجوا دیں گے۔ میں نے انہیں کہا کہ اچھا بارہ بجے دوپہر کے وقت آکر تبرک مجھ سے کھالیں میں نے اسی وقت حضرت اقدس کی خدمت میں ایک رقعہ لکھا۔ کہ آج کا سب پس خوردہ حضور مجھے عطا فرمائیں۔ جب دوپہر ہوئی۔ ایک خادمہ بنام زادی مجمع لیکر میرے پاس آگئی اور مجھے کہا کہ یہ حضرت کا سارا پس خوردہ ہے۔ پھر وہ احباب آئے اور حضور کے تبرک کو شوق سے کھانے لگے۔ کئی قسم کے کھانے تھے۔ حضور علیہ السلام نے تمام کھانوں میں سے ایک ایک لقمہ کھایا ہوا تھا۔

دنیا زمین قادیان کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنائیگی

فرمایا۔ ایک دن بسراواں کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیر کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ ایک بڑ کے درخت کے نزدیک (جو بسراواں کے نزدیک تھا مگر اب کاٹا گیا ہے) کھڑے ہوگئے۔ اس وقت مولوی کرم دین کا مقدمہ اور دیگر کئی مقدمات حضور کے خلاف دشمنوں نے کھڑے کئے ہوئے تھے۔

حضور نے فرمایا:۔

مجھے لوگ کہتے ہیں کہ میں واپس آجاؤں۔ دیکھو سسی ایک عورت تھی وہ پنوں پر عاشق ہوگئی۔ اسے معلوم تھا کہ اگر میں آگے بڑھی تو ریت میں جل کر مر جاؤں گی اور اگر واپس لوٹوں تو عشق بدنام ہوگا اور سب عاشقوں کا گناہ میری گردن پر ہوگا پس وہ واپس نہ لوٹی اور آخر ریت میں ہی جل کر ہلاک ہوگئی۔ میں خدا کا عاشق ہوں۔ میں کس طرح لوٹ سکتا ہوں۔ آج لوگ مجھے تکالیف اور اذیتیں پہنچاتے ہیں۔ مگر وہ وقت قریب آرہا ہے جب دنیا اس زمین قادیان کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنائے گی۔

دعا کیونکر قبول ہوتی ہے

فرمایا کہ۔ ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مسجد مبارک میں دعا کیلئے پوچھا۔ اس وقت مسجد مبارک کے نزدیک ایک ویران جگہ (کھولا) ہوتی تھی۔ جہاں خراس ہوتا تھا اب اس جگہ دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان ہے اور مسجد مبارک توسیع شدہ ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ:۔

اگر اس کھولے میں نجاست کے ڈھیر کی وجہ سے بدبو ہو اور ایک شخص اس ڈھیر کو ہٹائے بغیر خداتعالےٰ سے دعا کرے کہ مولا اس بدبو کو دور فرما دے۔ تو وہ شخص دعا نہیں کرتا۔ خدا کا امتحان کرتا ہے۔ دعا کرنے والے کو چاہیئے کہ ایک کدال اور ٹوکری لے اور پہلے اس نجاست کے ڈھیر کو اٹھا کر جنگل میں پھینک دے۔ پھر آکر وضو کرے اور خدا کے حضور دعا کرے کہ اے میرے رب جو میرا کام تھا وہ میں نے کر دیا ہے۔ بدبو ہٹانا میرے بس کی بات نہیں تو اپنے فضل و رحم سے اس بدبو کو ہوا کے ساتھ ہٹا دے۔ انسان کو چاہیئے کہ جس امر متعلق دعا کرے اس کے متعلق کوشش بھی کرے تب دعا قبول ہوتی ہے۔

زندہ خدا کے زبردست نشان

میرے پر خدا نے ظاہر کیا تھا کہ سخت بارشیں ہونگی اور گھروں میں ندیاں چلیں گی (المسیح الموعود)

(از مکرم عبدالحق صاحب امرت سری گنج مغلپورہ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

اللہ تعالیٰ کے قہری نشانات جس کثرت و تواتر کے ساتھ اب روئے زمین پر ظاہر ہو رہے ہیں۔ جس شدت کے ساتھ آفات کا نزول ہو رہا ہے۔ اور جس زور وشور کے ساتھ مصائب و آلام کے بادل برس رہے ہیں۔ کوئی قلم نہیں جو انہیں احاطۂ تحریر میں لا سکے۔ کوئی زبان نہیں جو انہیں پورے طور پر بیان کر سکے۔ اور کوئی دل نہیں جو اس کے متعلق قیاس دوڑا سکے۔ آج دنیا کا چپہ چپہ خدائے قادر کے انذاری نشانات کا شاہد بنا ہوا ہے۔ اور آج دنیا کا ہر فرد آسمانی بلاؤں سے سہما ہوا ہے۔ دنیا کی تاریخ ایسے نظائر پیش کرنے سے عاجز ہے۔ اور انسانی علم ان آلام کے انسداد سے درماندہ۔ دنیا حیران ہے۔ کہ اگر اس زمانہ میں جنگ ہوئی ہے۔ تو ایسی کہ گزشتہ ازمنہ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ زلازل آتے ہیں۔ تو اتنی شدت اور اس کثرت سے کہ اس کی مثال ڈھونڈنا سعی لاحاصل ہے۔ بیماریاں اور وبائیں پھیلتی ہیں تو نہایت ہی بربادی بخش اور ہولناک اور پھر ان کے ساتھ ساتھ طوفان باد۔ طوفان آب اور رنگ برنگ کے حوادثات ایسا ہیبت ناک سلسلہ شروع ہے جسے دیکھتے ہوئے نہ خشکی پر امن نظر آتا ہے۔ اور نہ تری میں۔ آج دنیا میں ہر طرف مصائب و مشکلات تباہی و بربادی اپنا دامن پھیلائے ہوئے ہے۔ موت کا بازار گرم ہے۔ فسادات خانہ جنگیاں اور بغاوتیں رونما ہیں۔ مالک اور مملوک کے تعلقات خراب ہو رہے ہیں۔ جو کل امیر تھا۔ آج فقیری کی حالت میں نظر آتا ہے۔ اور جو کل تک فقیر تھا آج امیرانہ ٹھاٹھ رکھتا ہے۔

عالمگیر مصائب

لوگ ان مصائب کو دیکھتے ہیں اور وہ ان مصائب میں خود مبتلا ہیں۔ مگر افسوس کہ اس طرف توجہ ہی نہیں کرتے۔ کہ ان حوادثات اور ان ہولناک تباہیوں کا باعث کیا ہے۔ کیا خدا رب رحیم و کریم نہیں رہا۔ کیا اللہ تعالیٰ محسن اور شفیق نہیں رہا اگر اللہ تعالیٰ اب بھی وہی ہے۔ جو پہلے تھا اور یقیناً وہی ہے۔ تو پھر عقل و فکر سے کام لے کر سوچنا چاہیئے۔ کہ دنیا میں ہر طرف کیوں موت ہی موت بکھری ہوئی نظر آ رہی ہے۔ اور کیوں ہلاکتیں اور تباہیاں منہ کھولے دوڑ رہی ہیں۔ وہ لوگ جن کا مذہب اس بارے میں کوئی راہنمائی نہیں کرتا اگر ظلمت و تاریکی میں پڑے سرپٹ رہے ہوں۔ تو ان پر کوئی حیرت نہیں۔ لیکن افسوس تو ان لوگوں پر ہے جنہیں خدا نے اسلام ایسا کامل مذہب عطا کیا۔ اور جنہیں واضح طور پر عالمگیر تباہی و بربادی آنے کے متعلق بتایا جا چکا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"وما کان ربک مھلک القریٰ حتیٰ یبعث فی امھا رسولاً یتلوا علیھم ایاتنا وما کنا مھلکی القریٰ الا واھلھا ظالمون"

یعنی اے تباہیوں اور بربادیوں میں گھرے ہوئے انسان تیرا رب ایسا نہیں کہ وہ یونہی بستیوں کو ویران کرے اور قسم قسم کے عذاب نازل کرے بلکہ وہ پہلے دنیا میں اپنا رسول بھیجتا ہے۔ تاکہ وہ لوگوں کو اپنی اصلاح کرنے کی دعوت دے اور انہیں بتا دے کہ اگر تم نے اصلاح نہ کی۔ تو خدائے قادر کے غضب کا نشانہ ہوں گے۔ پھر فرمایا ظلم ایک ایسی چیز ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکاتی ہے۔ لوگ جب ظالم ہو جائیں۔ انسانیت کی حدود کو توڑ دیں بدیوں اور بدکاریوں کا دلیری سے ارتکاب کرنے لگیں۔ تو اللہ تعالیٰ اس صورت میں بھی لوگوں کو سزا دیتا ہے۔ پھر فرمایا۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً۔ کہ ہم کبھی دنیا میں یونہی عذاب نازل نہیں کیا کرتے۔ بلکہ پہلے رسول بھیج کر اتمام حجت کرتے ہیں۔ غرض قرآن پاک کی یہ آیات دنیا میں عالمگیر عذاب آنے کی دو وجہیں پیش کرتی ہیں۔ ایک یہ کہ رسول کے مبعوث ہونے اور خدا تعالیٰ کے نشانات پیش کرنے کے باوجود لوگوں کا اسے قبول نہ کرنا۔ بلکہ اس کے مقابلہ میں سرکشی اختیار کرنا دوسرے لوگوں کا حد سے بڑھ جانا اور اپنی اصلاح سے غافل ہو جانا۔

دنیا کی حالت

اب ایک طرف تو یہ حالت ہے۔ کہ دنیا ہر قسم کے فسق و فجور میں حد سے بڑھ گئی ہے۔ بدیوں اور بدکاریوں نے ہر جگہ اپنا تسلط جما رکھا ہے۔ ہر رنگ اور ہر قسم کے ظلم کا دور دورہ ہے۔ اور یہ سب باتیں ایسی ہیں جن کا ہر شخص کو اعتراف ہے۔ دوسری طرف خدا تعالیٰ کا فرستادہ اور اس کا رسول حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہو چکا ہے۔ جو اپنی صداقت ہر اس طریق سے دنیا پر ظاہر کر چکا ہے۔ جس سے خدا تعالیٰ کے تمام فرستادوں کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ بار بار یہ بھی بتاتا رہا۔ کہ اگر دنیا نے اصلاح نہ کی۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف نہ جھکی۔ بلکہ ضلالت و گمراہی میں بڑھتی گئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ ہولناک دن آ ہی گئے۔ جن کی خبر حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے قبل از وقت دے دی تھی۔ چنانچہ آپ نے ساری دنیا کو مخاطب کر کے فرمایا کہ

(۱) "اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے وہ مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔ کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی۔ کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائے گا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو۔ تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے۔ وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷)

پھر فرمایا کہ

(۲) "یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے۔ ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے۔ اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے۔ اور اس قدر موت ہو گی۔ کہ خون کی نہریں چلیں گی اس موت سے چرند اور پرند بھی باہر نہیں ہونگے اور زمین پر اس قدر تباہی آئے گی۔ کہ اس روز سے انسان پیدا ہوا۔ ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہو گی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہونگی۔ یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی۔ اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں ایک اضطراب پیدا ہو گا۔ کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں۔ کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں اگر میں نہ آیا ہوتا۔ تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے۔ ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً۔ اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور وہ جو بلاء سے پہلے ڈرتے ہیں۔ ان پر رحم کیا جائیگا" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶)

سخت بارشوں کے بعد زلزلے

ایک اور پیشگوئی جس کا ہم اس موقعہ پر ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اس طرح ہے حضور فرماتے ہیں کہ

"میرے پر خدا تعالیٰ نے ظاہر کیا تھا کہ سخت بارشیں ہونگی۔ اور گھروں میں ندیاں چلیں گی۔ اور بعد اس کے سخت زلزلے آئیں گے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶۴)

اس سے ظاہر ہے کہ ویران کن بارشوں اور سیلابوں کے بعد ہولناک زلزلوں کا آنا مقدر تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور بالائی آسام میں سخت زلزلوں کے آنے سے یہ پیشگوئی بھی خدا کے فضل سے مکمل طور پر پوری ہو گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مذکورہ بالا دونوں پیشگوئیوں کے پیش کردہ الفاظ کو سامنے رکھ کر جب ہندوستان میں آنے والے اس ہیبتناک اور تباہ کن زلزلہ کی تباہی اور بربادی کی ان خبروں کو پڑھا جائے۔ جو بالائی آسام میں آیا۔ جن خبروں کو اس وقت تک اخبارات شائع کر چکے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ

درخواست ہائے دعا

ماسٹر حسن محمد صاحب کے ہاتھ پر زخم ہے اور وہ آپریشن کے لئے میو ہسپتال میں داخل ہیں .... احباب ماسٹر صاحب کے آپریشن میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (احمد حسین الفضل لاہور)

خاکسار کو عرصہ چار یوم سے نزلہ۔ زکام۔ کھانسی اور بخار ہے احباب دعا فرمائیں۔ (محمد صدیق ۳ میکلیگن روڈ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جن آفات اور مصائب سے اہل ہند کو آگاہ کیا تھا ان میں سے ایک بہت بڑی آفت اور مصیبت یہ بالائی آسام کا زلزلہ بھی ہے۔ ابھی گزشتہ دنوں قریباً تمام ہندوستان سخت بارشوں کی وجہ سے نہائت ہی تباہ کن سیلابوں سے تباہ و برباد ہو چکا ہے۔ یہ سیلاب جس شدت کے ساتھ آئے۔ اور ان کی وجہ سے جس قدر جان و مال کا نقصان ہوا ہے۔ اس کا کسی قدر اندازہ ان خبروں سے لگایا جا سکتا ہے جو اخبارات میں شائع ہو چکی ہیں۔ مثال کے طور پر "ویر بھارت" جو امرتسر مشرقی پنجاب سے شائع ہوتا ہے اس میں لکھا ہے کہ

"جموں میں ۱۲ ہزار مکان گر گئے ہیں
امرتسر میں سات ہزار مکان گر گئے۔
جالندھر ستر فی صدی مکان گر گئے ہیں
اسی طرح مشرقی پنجاب کے اضلاع گورداسپور اور لدھیانہ میں تباہی کے اعداد و شمار اندازہ سے زیادہ ہیں۔"

(زمیندار لاہور اور ویر بھارت امرتسر)

ان تباہ کن سیلابوں اور ہلاکت آفریں زلزلوں کی تفصیلات تو رہیں ایک طرف ان کا جو ذکر اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ ان سے نہائت صفائی کے ساتھ یہ ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالےٰ سے اطلاع پا کر سیلابوں اور زلزلوں کے ذریعہ دنیا پر عالمگیر عذاب آنے کی جو خبریں کئی سال پہلے دی تھیں وہ حرف بحرف پوری ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق خدا تعالےٰ کے اس کلام کی تصدیق کر رہی ہیں۔ کہ "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔"

کیا ان زور آور حملوں کے متعلق اب بھی کسی سعید الفطرت انسان کو کسی قسم کا شک و شبہ ہو سکتا ہے۔ کاش کہ اب بھی دنیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس فرمودہ پر ایمان لے آئے۔ جو حضور نے اللہ تعالےٰ سے الہام پا کر لوگوں کو آگاہ کیا ہے کہ

نوحؑ کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوطؑ کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے

چنانچہ حضور اقدس مسیح پاک کے کلام سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ابھی اور سختی کا زمانہ آئے گا۔ اس سے بچنے کا علاج بھی حضور نے فرما دیا ہے۔ لوگ اس پر عمل کر کے ان آنے والی مشکلات سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ حضور اقدس فرماتے ہیں سے

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

درود شریف پڑھنے سے اللہ تعالےٰ کا فیض اور فضل حاصل ہوتا ہے

"اگرچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی دوسرے کی دعا کی حاجت نہیں لیکن اس میں ایک نہائت عمیق بھید ہے جو شخص ذاتی محبت سے کسی کے لئے رحمت اور برکت چاہتا ہے۔ وہ بباعث علاقہ ذاتی محبت کے اس شخص کے وجود کی ایک جزو ہو جاتا ہے۔ پس جو فیضان مدعولہ پر ہوتا ہے وہی فیضان اس پر ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فیضان حضرت احدیت کے بے انتہا ہیں۔ اس لئے درود بھیجنے والوں کو کہ جو ذاتی محبت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے برکت چاہتے ہیں۔ بے انتہا برکتوں سے بقدر اپنے جوش کے حصہ ملتا ہے۔ مگر بغیر روحانی جوش اور ذاتی محبت کے یہ فیضان بہت ہی کم ظاہر ہوتا ہے (از مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۲۴-۲۵)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔

"میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہاں جا کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سینہ میں جذب ہو جاتے ہیں۔ اور وہاں سے نکل کر ان کی لا انتہا نالیاں ہو جاتی ہیں اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہونچتی ہیں۔ یقیناً کوئی فیض بدوں وساطت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دوسروں تک پہونچ ہی نہیں سکتا۔" اور فرمایا درود شریف کیا ہے؟ "رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس عرش کو حرکت دینا ہے۔ جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے تاکہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔" (الحکم جلد ۷ صفحہ ۸)

راہی

از نسیم سیفی

بادل گرجے، بجلی چمکے، ہو گھنگھور گھٹا کیسی ہی۔
جن کی منزل دُور رہے اب تک نا ممکن ہے وہ رُک جائیں
گو ان پر آفت برسے، دھرتی کا دل ڈوب رہا ہو
نا ممکن ہے راہرؤوں کے راہگذر میں سر جھک جائیں

کب تک میں گھنگھور گھٹا سے دل ہی دل میں ڈرتا جاؤں
کب تک اِس منزل کی دُوری کا مجھ کو احساس نہ ہو گا۔
کب تک، ہر اک گام پہ رک کر ستا لینے کو جی چاہے
کب تک مجھ کو ہمسفروں کے شوقِ سفر کا پاس نہ ہو گا

کب تک جگمگ جگمگ کرتے شام و سحر آنکھوں میں جھومیں
کب تک میں مڑ مڑ کر دیکھوں کیا کچھ پیچھے چھوڑ چکا ہوں
کب تک ماہ و انجم کی محفل میں جانے کو جی چاہے
کب تک ان کو یاد کروں میں جن سے رشتہ توڑ چکا ہوں

منزل کا گر شوق ہے سچا سب کچھ تیاگ کے جانا ہو گا
بادل، بجلی اور گھنگھور گھٹاؤں کو اپنانا ہو گا۔

احمدی ڈاکٹر صاحبان متوجہ ہوں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ایک ضروری ارشاد

سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔ "آمد کا چوتھائی حصہ علاج پر صرف ہو جاتا ہے۔ پس ڈاکٹر اس بات کا عہد کر لیں کہ وہ اپنا سارا زور لگائیں گے کہ دواؤں کا کام پیسوں میں ہو اور جب تک وہ یہ سمجھیں کہ بغیر قیمتی دوا کے جان کے نقصان کا احتمال ہے۔ اس وقت تک قیمتی ادویات پر خرچ نہ کروائیں گے اگر ہماری جماعت کے ڈاکٹر یہ عہد کر لیں کہ علاج میں ایسے غیر ضروری مصارف نہیں ہونے دیں گے۔ اور جماعت کے لوگ یہ کوشش کریں گے کہ اپنے طبیبوں سے ہی علاج کروائیں گے۔ تو پچاس ہزار روپیہ سالانہ کی بچت ہو سکتی ہے۔ علاج کا خرچ بھی اتنا بار گراں ہے کہ یہ بھی ایک تماشہ بنا ہوا ہے۔ لیکن اگر ڈاکٹر یہ عہد کر لیں کہ وہ اپنے دماغ پر زور دے کر ایسے نسخے لکھیں گے جو سستے داموں میں تیار ہو سکیں اور قیمتی پیٹنٹ ادویہ استعمال کرا کے نئی نئی دوائیوں کے تجربہ پر ملک کا روپیہ ضائع نہیں کرائیں گے تو یہ بار بہت ہلکا ہو سکتا ہے

بعض ٹیکے ایسے ہیں جو بعض بیماریوں میں مفید ہوتے ہیں ان کے بغیر چارہ نہیں میں ان کی ممانعت نہیں کرتا۔" (خطبہ جمعہ ۲۳ نومبر ۱۹۳۴ء (الفضل لاہور))

بورنیو کے ایک احمدی نوجوان کا حضرت امیر المومنین

پچھلے دنوں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت زیادہ خراب ہو جانے کی وجہ سے مختلف احباب اور جماعتوں نے اپنے محبوب خلیفہ کی صحت یابی اور درازی عمر کے لئے دعائیں اور صدقہ کئے ...... سے مکرم محمد زہدی صاحب نے بھی اس غرض کے لئے اہم شلنگ بھجوائے ہیں۔ جو داخل خزانہ ہو چکے ہیں دعا ہے اللہ تعالےٰ ان کی اس پیشکش کو قبول فرمائے اور حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ نظارت بیت المال ربوہ

اکتوبر ۵۰ء میں

آپ کی قیمت اخبار ختم ہے۔ مہربانی فرما کر قیمت اخبار سالانہ -/۲۴ ششماہی -/۱۳ سہ ماہی -/۷ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ ورنہ مجبوراً وی۔ پی ارسال خدمت ہو گا۔ منی آرڈر کے ذریعہ رقم ارسال فرمانے میں آپ کو فائدہ ہے۔ وی پی کا خرچ بچ جاتا ہے

۲۳۲۰۲	رشید احمد صاحب
۲۱۲۳۹	سردار احمد صاحب
۱۹۷۵۳	محمد انور صاحب
۱۹۲۳۵	فیض عالم خان صاحب
۱۸۹۲۹	چوہدری فضل الرحمٰن صاحب
۲۰۹۵۰	گھوڑا سوپ فیکٹری
۲۳۲۰۴	ہلال اینڈ کو
۲۳۲۰۶	غلام احمد صاحب
۲۳۲۱۳	محمد بشیر صاحب
۲۱۴۷۲	عبد المجید صاحب
۲۱۲۴۲	عبد الواحد صاحب
۲۳۳۱۰	منصور صاحب
۲۱۱۸۸	حمیدہ بیگم صاحبہ
۱۷۷۱	سجاد اللہ صاحب
۲۰۷۰۶	بشیر احمد صاحب
۲۱۰۵۶	منظور احمد صاحب
۲۱۲۶۳	ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب
۲۱۹۸۱	میاں غلام نبی صاحب
۲۳۲۱۵	حسین بخش صاحب
۲۱۲۹۲	ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب
۲۱۶۶۹	فضل محمد صاحب
۲۳۲۱۵	حسین بخش صاحب
۲۱۶۷۰	مسجد احمدیہ وزیر آباد
۱۵۷۲۳	ڈاکٹر عبد المجید صاحب
۲۱۲۳۲	محمد اسلم صاحب
۲۳۳۱۸	حکیم عبد العزیز صاحب
۲۱۴۸۲	ملک عنایت اللہ صاحب

خطبہ

۲۶۳۳	عطاء اللہ صاحب
۳۳۹۹	شریف احمد صاحب
۳۹۰۱	عبد الغنی صاحب
۳۹۰۲	محمد مبارک صاحب
۴۰۰۱	چوہدری عبد الرحمٰن صاحب
۴۰۰۲	خورشید احمد صاحب
۴۰۰۳	محمد اسمٰعیل صاحب
۳۹۵۶	قدیر احمدیہ
۳۹۹۰	قاضی نصیر الدین صاحب
۱۰۴۶۲	محمد اسمٰعیل صاحب
۱۸۸۶۷	محمد جعفر صاحب
۲۲۰۳۷	ظفر اللہ صاحب

۲۳۳۲۳	جمال الدین صاحب
۱۶۸۶۱	اے اے ملک صاحب
۲۱۹۸۸	ڈاکٹر عبد الغنی صاحب
۲۱۹۸۹	منظفر الدین صاحب
۲۱۴۷۲	عبد المجید صاحب
۲۱۲۸۵	محمد امین صاحب
۲۳۳۲۶	عبد الرشید صاحب
۲۱۴۷۲	عبد المجید صاحب
۲۱۹۹۳	محمد ابراہیم صاحب
۲۳۲۲۵	چوہدری رحمت خان صاحب
۲۳۲۲۸	منشی محمد موسیٰ صاحب
۲۳۲۲۹	میاں رکن الدین صاحب
۲۱۹۹۴	چوہدری محمد رمضان صاحب
۲۳۲۲۸	مولوی غلام رسول صاحب
۲۳۴۰۷	والدہ اصل خان صاحب
۲۳۴۰۶	قریشی نذیر احمد صاحب
۲۳۳۵۳	مبارکہ بیگم صاحبہ
۱۸۱۷	بابو اللہ بخش صاحب
۲۰۸۷۸	عبد الرشید صاحب
۲۳۲۳۴	محمد حسن صاحب
۲۳۲۳۵	حافظ مبین الحق صاحب
۲۳۲۳۱	کیپٹن عمر الدین صاحب
۲۳۲۲۳	اکبر سلطانہ صاحبہ
۵۷۴۲	چوہدری محمد شریف صاحب
۸۱۵۰	غلام محمد صاحب
۱۲۳۵۴	ملک محمد حسین صاحب
۱۶۷۸۴	بشیر محمد صاحب
۲۰۴۱۰	سید نور احمد صاحب
۲۱۵۱۴	حیدر علی صاحب
۲۱۳۳۰	ڈاکٹر محمد علی صاحب
۱۷۷۴۵	غلام مرتضیٰ صاحب
۲۱۵۵۴	مرزا فتح محمد صاحب
۲۱۲۹۸	عزیز اللہ صاحب
۲۱۷۸۴	کرم دین صاحب
۲۲۰۰۵	حکیم محمد عبد اللہ صاحب
۲۱۷۳۰	کرامت حسین صاحب
۲۳۳۴۶	خواجہ محمد عبد اللہ صاحب
۲۳۳۴۲	سید محمد حسین شاہ صاحب
۲۱۸۷۱	چوہدری اللہ بخش صاحب
۲۱۳۲۹	ڈاکٹر برکت علی صاحب

خطبہ

۳۹۰۴	مستری محمد یعقوب صاحب
۳۹۰۶	سردار خان صاحب
۳۹۵۰	نذیر احمد صاحب
۳۹۸۵	محمد شریف صاحب
۴۰۰۸	چوہدری فتح محمد صاحب
۴۰۱۱	ایم محمد صاحب

۴۰۱۴	اللہ بخش صاحب
۴۰۱۸	عزیز احمد صاحب
۴۰۱۶	حمیدہ بیگم صاحبہ
۲۲۱۲	چوہدری عبد الحمید صاحب
۲۳۳۵۸	محمد معروف شاہ صاحب

قاعدہ لیسرنا القرآن!

(مصنفہ حضرت پیر منظور محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اور قرآن مجید بطرز لیسرنا القرآن

ملنے کا پتہ:- **دفتر لیسرنا القرآن ربوہ ضلع جھنگ**

ہدیہ: قاعدہ مکمل دس آنے۔ پچاس یا زائد آٹھ آنے حصہ اول چار آنے

قرآن مجید:- بے جلد ساڑھے پانچ روپے فی کاپی

مجلد سات روپے۔ پانچ یا زائد ساڑھے چھ روپے فی کاپی۔ پارہ جات اول تا دہم چار آنے فی پارہ۔ پارہ عم چار آنے

اجلاس جناب قاضی عزیز احمد صاحب

بی اے ایل ایل بی پی سی ایس افسر مال بہادر ضلع گجرات با اختیارات سپیشل کلکٹر

مہر اور رحمان پسران حسن۔ محمد شفیع ولد رحمان اقوام جٹ سکنہ برج اگر۔ تحصیل پھالیہ

بنام

لال چند ولد لدھا سنگھ قوم اروڑہ سکنہ مذکور حال ملک ہندوستان۔

دعوےٰ واگذاری اراضی مرہونہ رقبہ برج اگر تحصیل پھالیہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی غیر مسلم ہے اور سکونت ترک کر کے چلا گیا ہوا ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر اسے کسی قسم کا کوئی اعتراض ہو تو مورخہ ۲/۱۰ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی ۲۱/۹

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

دواخانہ خدمت خلق

زد جام عشق مشہور نسخہ اس کی تعریف میں کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں اس قدر لکھنا کافی ہے کہ ہم نے خالص ادویہ سے تیار کیا ہے اور قیمتی ادویہ پوری مقدار میں ڈالی ہیں قیمت سالم گولیاں -/-/۸ روپیہ

معجون فوفل سیلان رحم کی تکلیف کا بہت مفید علاج قیمت فی تولہ آٹھ آنہ -/۸

نمک سلیمانی بہترین ہاضمہ کا سفوف قیمت فی تولہ آٹھ آنے -/۸/-

ملنے کا پتہ:- دواخانہ خدمت خلق ربوہ۔ ضلع جھنگ (مغربی پاکستان)

درخواست دعا

میری اہلیہ دیر سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ اور کمزوری بہت ہے احباب ان کی کاملہ صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (حکیم عبد القدیر کاغانی مسجد ستھاں لاہور)

پیغام احمدیت

منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

(منیجر اشتہارات)

طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۲۸۹ - لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

...نیر۔ اس کے استعمال سے لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت بیس ۲۰ روپے۔ دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈکسن رپورٹ پر غور کرنے کے لئے پاکستانی کابینہ کا ہنگامی اجلاس

کراچی ۲۷ ستمبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ قضیہ کشمیر پر سراوون ڈکسن کی رپورٹ پر غور و خوض کرنے کے لئے پاکستانی کابینہ کا ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا جا رہا ہے۔ مرکزی حکومت کے جو وزراء کراچی سے باہر گئے ہوئے ہیں ان کی واپسی کا انتظار ہے۔ چنانچہ جوں ہی وہ مراجعت فرمائے کراچی ہوئے یہ اجلاس طلب کر لیا جائے گا۔ اگرچہ سرکاری طور پر یہ رپورٹ ابھی حکومت پاکستان کو نہیں بھیجی گئی۔ لیکن وزیر اعظم اس کا بغور مطالعہ فرما رہے ہیں۔ کابینہ کے ہنگامی اجلاس کے بعد وزیر اعظم ایک پریس کانفرنس طلب کریں گے جس میں وہ حکومت پاکستان کا رد عمل بیان فرمائیں گے

آج سیکورٹی کونسل کے اجلاس کے ایجنڈے پر کشمیر کا مسئلہ اور ڈکسن کی رپورٹ بھی ہیں مگر کراچی کے سیاسی حلقوں میں سکیورٹی کونسل سے مایوسی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ عام خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ سکیورٹی کونسل ایک بار پھر کشمیر کا اہم مسئلہ معرض التواء میں ڈال دے گی۔

عید الاضحیہ پر اقوام متحدہ کا اجلاس ملتوی

نیویارک ۲۷ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اقوام متحدہ نے اپنی پنج سالہ زندگی میں پہلی بار عید الاضحیہ کے موقعہ پر اپنا اجلاس ملتوی کیا تاکہ مسلم اقوام اپنا مذہبی فریضہ بخیر و خوبی ادا کر سکیں

التواء کی تحریک مصر کے نمائندے محمد صلاح الدین نے پیش کی۔ جو بہ اتفاق رائے منظور کر لی گئی۔ اس کے ایک دن قبل جمعرات کی شب کو بلدیہ نیویارک کی طرف سے اقوام متحدہ کے نمائندوں کے اعزاز میں ایک دعوت شبینہ دی گئی جس میں انجمن کے نئے صدر آغائے نصر اللہ نے انتظام کی بہت تعریف کی (ڈی۔ س۔ ا۔ س)

سٹیٹ بنک آف پاکستان کو ایک کروڑ روپیہ کا منافع

لاہور ۲۷ ستمبر۔ آج لاہور میں سٹیٹ بنک آف پاکستان کے مرکزی بورڈ آف ڈائرکٹرز کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں بنک کی دوسری سالانہ رپورٹ پیش کی گئی۔ اس رپورٹ میں تقریباً ایک کروڑ روپیہ کا منافع دکھایا گیا ہے۔ سالانہ رپورٹ بنک کے حصہ داروں کے جنرل اجلاس میں منظوری کے لئے عنقریب پیش کر دی جائے گی۔

خوراک میں ملاوٹ کرنیوالوں کیلئے سزا

لاہور ۲۷ ستمبر پچھلے دنوں اشیائے خوردنی میں جن میں دودھ گھی کے علاوہ ہلدی اور مرچ بھی شامل تھیں۔ ملاوٹ کی وارداتیں اس کثرت سے پکڑی گئیں کہ ملاوٹ کرنے والوں کی سرکوبی اور بیخ کنی ناگزیر ہو گئی

مجھے معلوم ہوا ہے کہ مجوزہ ترمیم میں اشیائے خوردنی میں ملاوٹ کرنے کے سلسلہ میں دوسری اور تیسری بار ماخوذ ہونے والوں کو لازماً علی الترتیب ۶ ماہ اور ایک سال کی قید بامشقت کی سزا بھی دی جائے۔ جرمانہ کی زیادہ سے زیادہ رقم کو بڑھا کر دو ہزار روپیہ تک کر دیا جائے گا۔

جاپانی صلح نامہ کیلئے امریکی شرائط

واشنگٹن ۲۷ ستمبر۔ وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے ایک بیان میں کہا ہے کہ امریکہ جاپان کے ساتھ ایک ایسا صلح نامہ مرتب کرنے پر رضامند ہے جو راتی یوکیوس کے جزائر کو جس میں اوکی ناوا کا جزیرہ بھی شامل ہے۔ انتظامی معاملات کیلئے اقوام متحدہ کی سپردگی میں دیدے۔ انہوں نے کہا کہ یہ سپردگی اسی قسم کی ہوگی جیسی کہ پہلی جنگ عظیم سے قبل بحر الکاہل کے جزائر پر جاپان کو حاصل تھی۔ اب ان جزیروں کے انتظامی امور کی ذمہ واری اقوام متحدہ کی ہے۔ ان میں مارشل کیرولینا اور میریانا کے جزیرے شامل ہیں (ڈی۔ س۔ ا۔ س)

ایشیا اور مشرق بعید کے ممالک کی اقتصادی کانفرنس

لاہور ۲۷ فروری۔ اقوام متحدہ کے زیر اہتمام فروری کے اواخر یا مارچ کے اوائل میں ایشیا اور مشرق بعید کے ملکوں کی ایک اقتصادی کانفرنس منعقد ہو گی

مسٹر ہادی حسن سیکرٹری محکمہ ترقیات حکومت پنجاب نے جو کانفرنس کے ابتدائی انتظامات کر رہے ہیں آج ایک گفتگو کے دوران میں مجھے بتایا کہ ایشیا اور مشرق بعید کے تمام ملکوں کے تقریباً ایک سو مندوب اس کانفرنس میں شرکت کریں گے جو ۳۵ روز جاری رہے گی۔

ابھی تک یہ فیصلہ نہیں ہو سکا کہ کانفرنس کا اجلاس اسمبلی چیمبر میں ہوگا یا ہربرٹ انسٹی ٹیوٹ ہال میں۔ کانفرنس کا پچھلا اجلاس سنگاپور میں ہوا تھا جس کی صدارت پاکستانی وفد کے قائد ملک فیروز خاں نون نے کی تھی۔

اخبار نویسوں کیلئے پیشہ وارانہ تربیت
یونیسکو کی نئی مطبوعات

لندن ۲۷ ستمبر۔ لندن (ہوائی ڈاک سے) کاغذ کی قلت اور غیر مساوی تقسیم اس انسانی بہبود اور بین الاقوامی مفاہمت کی ترقی میں ایک رکاوٹ ہے جو امن کے لئے ضروری ہے۔ یہ رائے یونیسکو کی ایک نئی کتاب "اخباری کاغذ کا مسئلہ" میں ظاہر کی گئی ہے۔ اس کی قیمت چار شلنگ ہے۔ اسے یونیسکو کے لئے لندن "اکانومسٹ" کے معلوماتی یونٹ نے تیار کیا۔ یہ کتاب اجتماعی مواصلات سے تعلق رکھنے والے تکنیکی اور عمرانی مسائل پر کتابوں کے ایک نئے سلسلے کی پہلی کڑی ہے۔

ان مطالبوں کا مقصد یہ ہے کہ جو لوگ پریس۔ ریڈیو اور فلم کے کام میں دلچسپی لیتے ہیں۔ انہیں ضروری معلومات مہیا کی جائیں۔ یونیسکو نے دنیا بھر کے ماہروں سے کہا ہے کہ وہ یہ کتابیں تیار کریں اور مصنفین کو اپنے ذاتی خیالات کے اظہار کی آزادی دے دی ہے "اخباری کاغذ کا مسئلہ" نامی کتاب میں سب سے پہلے ان عناصر کی تحلیل کی گئی ہے۔ جو کاغذ کی بہم رسانی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ حالیہ سالوں میں تعلیم بالغان کی جو مہمات چلی ہیں۔ ان سے اخباری کاغذ کی مانگ میں ناقابل اندازہ اضافہ ہوگا۔ پیشگوئی کی گئی ہے کہ ۱۹۵۵ء تک نیوز پرنٹ کی مانگ اسی لاکھ ٹن سے ایک کروڑ ٹن تک پہنچ جائے گی۔

پہلی کتاب کی طرح باقی دو کتابیں بھی برطانوی سٹیشنری آفس نے شائع کی ہیں۔ ایک کتاب کا نام ہے اخبار نویسوں کی پیشہ وارانہ تربیت (قیمت ۲ شلنگ) دوسری کتاب کا نام "ریڈیو کے لئے تربیت" ہے۔ (قیمت ۲ شلنگ) پہلی کتاب ڈاکٹر رابرٹ ڈبلیو ڈسمنڈ نے لکھی ہے۔ جو کیلی فورنیا یونیورسٹی کے شعبہ صحافت کے چیئرمین ہیں۔ اس میں اس مسئلے کے نظریہ اور ارتقاء۔ عالمگیر تربیتی پروگرام اور پیشہ وارانہ تربیت کی تنظیم پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ریڈیو کے لئے تربیت:۔ مارس گورہم نے لکھی ہے۔ جو ریڈیو ٹائمز کے ایڈیٹر۔ اتحادی فوجی پروگرام اور بی بی سی کی ٹیلی وژن سروس کے ڈائرکٹر رہے ہیں اس کتاب کا یہ مقصد یہ بتانا ہے کہ انفرادی ریڈیائی جماعتیں اپنے عملے کے پیشہ وارانہ معیار کو کس طرح بلند کر سکتی ہیں۔ اس میں ٹیلی وژن کی آمد پر بھی ایک باب شامل ہے (ب۔ ا۔ س)

کتابوں کے لئے دو ہزار روپیہ کی انعامی رقم

لاہور ۲۷ ستمبر۔ محکمہ تعلقات عامہ پنجاب کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ کتابوں کے پنجاب مشاورتی بورڈ لاہور نے جس کے اغراض و مقاصد میں اردو ادب کی ترقی و ترویج شامل ہے۔ ۳۱ مارچ ۱۹۵۱ء کو ختم ہونے والے موجودہ مالی سال کے دوران میں اردو کی ان چیدہ چیدہ کتابوں کے سلسلہ میں انعامات دینے کی غرض سے جو کیلنڈر سال ۱۹۵۰ء میں پہلی دفعہ شائع ہوئی ہیں دو ہزار روپیہ کی رقم علیحدہ رکھدی ہے اس رقم میں بارہ سو روپیہ عام تعلیمی اہمیت کی کتابوں اور آٹھ سو روپیہ ادب کی کتابوں کے لئے وقف کیا گیا ہے۔ مقابلہ میں شامل ہونے والے اصحاب کو واضح رہے کہ ایسی کتابیں زیر غور نہیں لائی جائیں گی جو فرقہ بندی یا نفرت انگیز ہوں اور جن سے جماعتی یا فرقہ وارانہ تنفر پیدا ہونے کا امکان ہو نیز درسی کتابیں۔ ٹیکنیکل یا پیشہ وارانہ مینول اور ایسی کتابیں جو گھٹیا کاغذ پر طبع کی گئی ہوں یا جن کی جلد بندی اور وضع قطع ناتسلی بخش ہو زیر غور نہیں لائی جائے گی۔

اس کے برعکس بورڈ پاپولر سائنس تاریخ سوانحمری اور سیر و سیاحت والی کتب اور ان کتابوں کو ترجیح دے گا۔ جن سے اسلام اور پاکستان سے عقیدت و محبت میں اضافہ ہو۔ اس سلسلے میں مزید تفصیلات سیکرٹری پنجاب ایڈوائزری بورڈ فار بکس لاہور سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ کتابیں پیش کرنے کی قطعی تاریخ بعد میں مشتہر کی جائے گی۔

م درخواستوں میں درخواست دہندگان کا اپنا نام ہو۔ تعلیمی قابلیت اور ڈپلومہ پاس کرنے والے سال سے متعلق مکمل تفصیلات درج کرنی چاہئیں۔

ایم بی بی ایس کے امتحان کے لئے سہولتیں

لاہور ۲۷ ستمبر:۔ محکمہ تعلقات عامہ پنجاب کی سرکاری اطلاع ہے کہ تمام ایل ایم ایس اور ایم ایس ایم ایف ڈاکٹروں کے لئے ایم بی بی ایس کے فائینل امتحان کے لئے خاص سہولتیں مہیا کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ اس بارے میں درخواستیں سیکرٹری پنجاب سٹیٹ میڈیکل فیکلٹی کے پاس محکمہ ہیلتھ سروسز پنجاب سول سیکرٹریٹ لاہور کی معرفت فی الفور روانہ کی جائیں ان

حب اطہر (رجسٹرڈ) اسقاط حمل کا مجرب علاج۔ فی تولہ ڈیڑھ روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ پونے چودہ روپے ۱۳-۱۲۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ